سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے — ایڈیٹر انچیف
۱۴ وارث روڈ۔ لاہور

پادری غلام مسیح صاحب — اسسٹنٹ ایڈیٹر
میکلوڈ روڈ۔ لاہور

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب — منیجر
ایم اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور

نورافشاں



خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیئے۔ تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں +

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۲

یہ خونِ بیگناہاں بعد مُردن گُل کھلائیگا — گُلِ لالہ ہزاروں ہی کھلینگے میرے مدفن پر
نظامِ دہر کی ترتیب میں کیا فرق آجاتا — دھرا جاتا نہ گر یہ بارِ ہستی میری گردن پر

نہ چشمِ شمع تر ہوگی۔ نہ چشمِ یار۔ ہاں صادق
محبت حشر تک روتی رہیگی میرے مدفن پر

غزل

جنابِ ڈاکٹر صادق کے قلم سے

برمصرع طرح :- تو مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

رہا بارِ جفائے ہر دو عالم میری گردن پر
کیا قبضہ جنونِ فتنہ زا نے ایسا دامن پر
ہُوا سب و ستمبر و چرخ میرا مائے ہستی
بہار آئی گلستاں میں ہے بُلبل یاں قفس میں کیوں
ہزاروں آشیانے تھے مگر تیرے مقدر نے
کہاں بے خانماں برباد مجھ سا کوئی عالم میں
اُڑائیں دھجیاں وحشت نے یوں میرے گریباں کی
مرا دل ہو شبیہِ دردِ جانسوزی و ناکامی
شہیدِ لعبتِ گیتی۔ مریدِ طلعتِ ہستی
رہا پر میں ہی محرومِ تمنا حیف اے دنیا!
گلہ صیاد کی ظلم آفرینی کا کروں کس سے
بہائے اشکِ شبنم چشمِ انجم نے اُسے سُن کر
بغل میں جس کو پالا تھا۔ وہی دل ہو گیا اُس کا
الٰہی کاش تابِ نازبرداری بھی تو دیتا

گری ہیں دہری دوہری بجلیاں میرے نشیمن پر
نہ چھوڑا ایک بھی تارِ قبا باقی مرے تن پر
فلک سے بجلیاں برسیں مہینوں میرے خرمن پر
نواسنجانِ گلشن اُڑ رہے ہیں صحنِ گلشن پر
کہاں چل کر جگر چھید امرا؟ شاخِ نشیمن پر
پرستی بیکسی ہے اور کس کے کنجِ مسکن پر؟
کروں سو خلعت تصدق میں مری عریانیِ تن پر
مرقع جوشِ وحشت کا کھنچا ہو میرے دامن پر
فدا مجھ سا نہ تھا کوئی۔ جہاں کے سرو و دشمن پر
ق
ترے اندازِ پرفن پر طلسمِ نازِ چتون پر
فلک خنداں ہو خود میری فغاں پر میرے شیون پر
چلا جادو نہ میری آہ کا صیادِ پُرفن پر
دلآزاری کا اب الزام رکھوں خاکِ سوزن پر
جو کوہِ عشق رکھا تھا ازل سے میری گردن پر

بِسْمِ اللهِ المسیح والرُّوح

دُعا۔ اے میری جان تو بہت سی باتوں کی بابت فکرمند ہے۔ لیکن ایک بات ضروری ہے اس خاموش ساعت میں اُس بہتر حصے کو چُن لے جسے مریم نے چُنا اور یسوع ناصری کے قدموں میں بیٹھ کر اُسکے شیریں کلام کو سُن لیا تھا۔ اے خداوند فرما کیونکہ تیرا بندہ سنتا ہے آمین

ایک مشرقی داستانِ عشق

سرہ کی وفات کے بعد ابرہام اور اس کے فرزند اضحاق کو ان کا خیمہ نہایت تنہا اور سُنسان معلوم دیتا تھا۔ سرہ کی جُدائی کے داغ سے دونوں کے دل زخمی اور جگر ریش ہو رہے تھے۔ ابرہام قریب المرگ تھا اور چونکہ اضحاق جوان ہو چلا تھا اور اس کے علاوہ پاک نسل کا برقرار رکھنا بھی ابرہام کو نہایت ضروری اور ناگزیر محسوس ہوتا تھا۔ اُس نے سوچا کہ اب لڑکے کا اکیلا رہنا بہتر نہیں۔ پس اسی الٰہی آواز کی ایک ہدایت و تحریک کے موافق جس نے اُسے اُس کے آباؤ اجداد کے وطن اور شہر اُس کی زاد بوم سے نکالا اور بُلایا تھا۔ اس نے اپنے قدیم نوکر اور امین دیرینہ ناظر اور خادم کو طلب کیا اور بڑی سنجیدگی سے قسم لیکر اس کو اپنے بھائی نحور کے گھر جانے کی تیاری کرنے کا حکم دیا:

تاکہ وہاں جا کر اُس کے اکلوتے بیٹے اضحاق کے لئے جورو لادے۔

یہ کام نہایت اہم اور کمال ذمہ داری کا کام تھا اس کام کو انجام دینے کے لئے انتہا درجے کی احتیاط و پیش بینی اور کمال غور و فکر اور حزم اور خوض کی ضرورت تھی الیعذر کو اپنے آقا اور خداوند کے فرزند کے لئے جورو تلاش کرنا تھی اور وہ بھی ایک اجنبی ملک میں جا کر یہ کام بغیر دعا اور آگہی روشنی کے ہرگز بھی پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا ابرہام نے اپنے نوکر کو کامل یقین دلا کر روانہ کیا کہ خدا کا فرشتہ تیری مدد و پیشروی کریگا۔ تیرے آگے آگے چلیگا اور تیری مشکلکشائی کریگا اور کامیابی عنایت کریگا۔

چنانچہ الیعذر بڑے فجر کو اٹھا۔ دس اونٹوں کو تیار کر کے اُن کے کجاوے عمدہ و نفیس اشیا سے بھر کر چل نکلا۔ یردن کو عبور کرتا ہؤا دمشق سے جو اس کا اپنا وطن تھا کوچ کرتا ہؤا۔ حاران کے بیابانوں سے گذرتا ہؤا جس میں خانہ بدوش قوموں کا قیام تھا۔ پورے چھ ہفتے کے سفر کو سلامتی اور دلجمعی سے طے کرتا ہؤا آخر کار اپنے منزل مقصود پر جا پہنچا۔ حاران کی فصیل و شہر پناہ نظر آنے لگی۔ کوئی تیسرے پہر کا وقت ہو گیا۔ جس وقت عموماً اور نیز لڑکیاں اپنے گھڑوں کو سر پر رکھے قطار میں آپس میں باتیں کرتے ہوئے باولی پر پانی بھرنے آتی ہوئی نظر آئیں۔ ادھر اس اجنبی کے اونٹوں کی قطار آرہی ہے۔ اُس طرف اُن عورتوں کا ہجوم عجیب نظارہ تھا۔ الیعذر کے دل میں عجیب خوشی جوش زن تھی وہ حیرت انگیز نگاہوں سے اس ہجوم کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اُس کے دل میں ایک انوکھا احساس خدا کی عجیب پروردگاری کا احساس نمایاں تھا۔ نہایت عمدہ موقع اُسکو نصیب ہؤا تھا۔

الیعذر اپنے آقا کی مانند خداترس۔ خدا رسیدہ اور مرد دعا تھا۔ اُس کو فن دعا میں بڑی مہارت و مشق حاصل تھی۔ اُس کا مستقل اعتقاد تھا کہ دعا اہم سے اہم اور مشکل سے مشکل معمہ کو حل کر سکتی ہے۔ پس اس نادر موقع کو غنیمت جان کر اُس نے فوراً اُن تمام [illegible] دیکھکر اپنے آقا کے خدا کے حضور میں نہایت ادب و فروتنی سے گھٹنے ٹیکے اور چونکہ بغیر کسی خاص تجویز کے لڑکی کا انتخاب محال تھا۔ اُس نے فوراً ایک تجویز سوچی اور وہ تجویز نہایت معقول تھی۔ خدا کے روبرو اُس تجویز کو پیش کیا۔ دعا کرتے ہوئے الیعذر کے دل میں ضرور یہ خیال جوش مار رہے ہونگے کہ اے خداوند کاش کہ وہ لڑکی جسے تو نے اپنے بندے ابرہام کے فرزند کے لئے منتخب کی ہے۔ خوش خلق ہو۔ نیک نہاد ہو۔ مسافر پرور ہو (تاکہ ابرہام جیسے مسافر پرور شخص کی خواہشوں اور ارادوں کو بخوبی انجام دے سکے) بے دریغ خدمتگذار ہو تاکہ اتنے بڑے گھر کا بخوبی انتظام کر سکے۔ اُس میں ذرا دل کی ٹیڑھائی نہ ہو۔ ذرا اچڑھاؤ آثار نہ ہو تاکہ اضحاق جیسے سادہ لوح اور خدا پرست شخص کے گھر میں نبھ سکے۔ اس کا دل شیشے کی طرح صاف و سیدھا ہو۔ جس میں ذرا نام و نخرے کی بو نہ ہو۔

اور عین الیعذر کی مرضی و خواہش کے مطابق واقع ہؤا چنانچہ اُس کے پیشتر ہی کہ وہ دعا مانگ چکے ایک جوان و خوبصورت کنواری لڑکی اپنی ٹھلیا کاندھے پر رکھے اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے باولی میں اُتری اور بھر کر واپس لوٹنے ہی پر تھی کہ الیعذر فوراً اس کی جانب دوڑا اور اس سے پانی پینے کو مانگا۔ ربقہ نے نہ صرف اس کی تشنگی کو رفع کیا بلکہ اس کے دس اونٹوں کو بھی افراط سے پلایا۔ بھلا دس اونٹوں کو پانی پلانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ وہ کتنی دفعہ باولی میں اُتری ہوگی۔ اور کتنی ٹھلیائیں بھر بھر کر حوض میں ڈالی ہونگی۔ چونکہ اونٹ صرف ایک ہی دن کیلئے پانی نہیں پیا کرتے بلکہ چند دنوں کیلئے اکٹھا پانی پیتے ہیں۔ وہ اس حقیقت سے قطعی ناواقف تھی۔ کہ ایک چھوٹے سے کام کی وجہ سے اس کا رشتہ ایک بڑی قوم کے ساتھ ہمیشہ کے لئے باندھا جائیگا۔ اور وہ ہزاروں اور لاکھوں کی ماں کہلائیگی۔ یہاں تک کہ اُس کی نسل کے سلسلے میں خود مسیح موعود پیدا ہوگا۔ جو تمام دنیا کے لئے نجات کا کام انجام دیگا۔ مرحبا اے ربقہ مرحبا۔ تیرے پیٹ کا پھل مبارک ہو۔ تو ہزاروں بلکہ لاکھوں کی ماں ہو۔ کیونکہ تو دعا سے چُنی گئی ہے۔

الیعذر ربقہ کو بغور دیکھتا رہا اور جب آخری اونٹ پانی پی چکا۔ الیعذر کے دل میں پورا یقین ہو گیا کہ ضرور یہ کام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی خاص پروردگاری کا ثبوت ہے۔ اُس نے فوراً کجاووں کو کھولا اور لڑکی کو زیور سے مزین کیا۔ پھر حسب معمول خدا کا شکر کرنے زمین پر جھکا اور سجدہ کیا۔ ربقہ نے دعا سُن کر معلوم کیا کہ یہ شخص میرے باپ کی مانند خدا پرست اور خدا رسیدہ ہے۔ اپنے گھر والوں سے یہ عجیب ماجرا کہنے کو دوڑی گئی لابن ربقہ کا بھائی جو مشرقی رسم کے مطابق جہیز کا بیشتر حصہ لینے کا مستحق تھا الیعذر کو خوش آمدید کہنے کو دوڑا اور بڑی چاہت سے اُسے اور اس کے اونٹوں کو اپنے گھر لایا اور اُن کی خاطر تواضع کی۔ لیکن الیعذر کب اُن کی دعوت قبول کر سکتا تھا جب تک وہ مقصد پر نہ آئے اور وہ کام طے نہ پائے جس کے واسطے وہ اتنا طول سفر طے کر کے وہاں آیا تھا۔ آخر کار جب یہ قرار پا گیا کہ ربقہ اس کے ساتھ جانے پر راضی ہے۔ الیعذر کی جان میں جان آئی اُس نے باقی کجاووں کو کھول کر لڑکی کو قیمتی کپڑے اور جواہرات نکال کر دیئے۔ تب کھانا کھا کر آرام کیا اور چھ ہفتے کے بعد میٹھی اور گہری نیند سوئے۔

ربقہ کو اُس رات بہت کم نیند آئی ہوگی۔ کیا کیا ولولے اور اُمنگیں اُس کے دل و دماغ میں جوش زن تھے۔ بیان نہیں ہو سکتے۔ فقط محسوس کئے جا سکتے ہیں اس کے لئے دنیا نئی تھی۔ ہر چیز جو اُس نے دیکھی نئی معلوم دی۔ وہ اُن خوشنما کپڑوں اور زیوروں کو دیکھنے کے لئے جو رات میں اُسے ملے تھے بڑی فجر کو

دیکھو صفحہ ۱۱



نور افشان

مطبوعہ ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء

زمانہ کی ہم رفتاری کشادہ راستہ کی گامزنی ہے

مسیحیت کی تنگ راہ پر چلنے والوں کے لئے کشادہ راستے کی آزادی اور مزے ہمیشہ سے باعث امتحان بنتے آئے ہیں۔ وہ اپنی نفس کشی اور خود انکاری اور صلیب برداری کی زندگی کے سفر کا کشادہ راہ کے مسافروں کی عیش و آرام زندگی سے مقابلہ کر کے ہمیشہ سے پست ہمت ہوتے آئے ہیں۔ وہ تنگ رستہ کی مسافرت کی دشواریوں سے عاجز ہو کر اسے چھوڑ کر کشادہ راہ کے مسافروں سے ہمیشہ سے ملتے آئے ہیں۔ ایسے پست ہمت اصحاب ہمیشہ سے تنگ راہ کے خدا پرستوں کو یہی سبق پڑھاتے آئے ہیں کہ ہمیں زمانہ کے ساتھ ملنا چاہئے۔ کثرت سے موافقت کرنا چاہئے۔ ہمیں ڈیڑھ چاول کی ہانڈی کے پلاؤ پر۔ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد پر اور اپنی قلت کی ضد پر اصرار نہ کرنا چاہئے ہمیں زبردست کے آگے جھک جھک کر سلام کرنا چاہئے اس کی ناراستی کے مظالم کر اس لئے راستی و صداقت کی علامت تسلیم کر لینا چاہئے کہ وہ زبردست اور کثیر گروہ کا ساتھی ہے۔ ہمیں اس بات کو مان لینا چاہئے کہ راستی و صداقت بھی کثیر اور زبردست گروہ کی مرضی ہی ہے کوئی تنگ راہ کا مسافر بنی آدم کے جم غفیر کے مقابل کر ہی کیا سکتا ہے۔ پس ہمیں تنگ راہ ترک کر کے چھوڑ دے اور کشادہ راہ کے چلنے والوں سے ملنا چاہئے۔ یہی زمانہ کی ہم رفتاری ہے۔ یہی زمانہ کی ہمرنگی ہے اسی کو حکمت و دانائی کہتے ہیں۔ اسی کا نام دور اندیشی اور دور بینی ہے۔ جو مسیحی زمانہ ماضی کے تنگ راہ سے لپٹے رہتے ہیں وہ خود کشی کے مرتکب ہونے کے برابر ہیں

واقعی زمانہ حاضرہ کے ایسے واعظین کی ہدایت و نصائح تنگ راہ کے مسیحیوں کے لئے آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اُن کی علمیت اور حکمت و دانائی اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ زمانہ کی خلاف روی ناقابل معافی جرم و خطا ہے۔ جو شخص زمانہ کے ہمقدم چلنا ترک کر دے اُسکا ہرگز حق نہیں کہ وہ زمانہ پرستوں کی زمین میں زندہ رہے۔ اُسکا ہرگز حق نہیں کہ زمانہ اُن کے ساتھ کسی قسم کی خوش اخلاقی سے پیش آوے۔ جو زمانہ کی بدعملی و بدکاری کے خلاف آواز اُٹھائے وہ کشتنی و گردن زدنی ہے۔ کیونکہ رسول عربی نے فرمایا ہے کہ لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر یعنے زمانہ کو بُرا مت کہو۔ پس تحقیق زمانہ ہی خدا ہے۔

پس اگر حالات واقعات کا یہی رنگ درست ہو تو کیا ہم مسیحیت کے غیور پیروان سے دریافت کر سکتے ہیں کہ آپ نے جو کثیر غیر مسیحی دنیا کے آگے مسیحی ہونے کا شور بپا کر رکھا ہے جو غیر مسیحی دنیا اپنی کثرت کے ساتھ مسیحیت کی مخالفت و مکابرت پر اڑی کھڑی ہے اس کے کیا معنے ہیں؟ کس وجہ سے مسیحیت کی اشاعت کے کام کو بند نہیں کرتے کس وجہ سے وہ لوگوں کو مسیحی بنانے سے باز نہیں رہتے! کس وجہ سے وہ مسیحی کہلانا ترک نہیں کرتے؟ زمانہ پرست مخالف زمانہ مسیحیوں کا کیوں ساتھ نہیں چھوڑ دیتے؟ زمانہ پرستوں کو کس نے مجبور کیا ہے کہ وہ مسیحی کہلائیں؟ زمانہ خدا ہے۔ وہ زمانہ کی کھلم کھلا پرستش کریں۔ زمانہ کی ہمقدمی اور ہمرنگی انہیں زندہ رکھتی ہے وہ ان مسیحیوں سے جُدا ہو جائیں جنکی زمانہ سے جنگ ہے کیونکہ کوئی خدا اور زمانہ کا پرستار مسیحی کہلانیکا حق نہیں رکھتا ہے۔

یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ مسیحیت کے خدا کی زمانہ سے جنگ چلی آئی ہے۔ نئی زمانہ مسیحی ہونے کے معنے زمانہ یہی سمجھتا آیا ہے کہ مسیحی زمانہ سے جنگ کرنے والا ہے مسیحیت کے بانی نے صرف بارہ شاگردوں کو زمانہ سے جنگ کرنے کے لئے دنیا میں باقی چھوڑا تھا۔ اُنہوں نے اور اُن کے بعد آپ کے شاگردوں نے اپنی اپنی زندگی کے ایام میں زمانہ سے جنگ کی اور کبھی صلح کی تمنا اور آرزو ظاہر نہ کی۔ اُنہوں نے انجیل کی تلوار سے اپنے اپنے زمانہ کو یسوع مسیح کے آگے خم کرایا۔ اب ہمارا زمانہ آگیا ہے ہندوستان کے پچاس لاکھ مسیحی زمانہ سے جنگ کرنے کو پیدا ہوئے ہیں جن کے مقابل ۳۰ کروڑ زمانہ کا شمار ہے۔ اب اگر ان مسیحیوں میں کوئی کھڑا ہو کر یہ منادی کرنا شروع کرے کہ ہمیں زمانہ کے ساتھ ہونا چاہئے ہمیں زمانہ کے ہمقدم ہونا چاہئے ہمیں زمانہ کے ساتھ چلنا چاہئے۔ زمانہ سے ہماری جُدائی نہیں ہو سکتی ہے وغیرہ وغیرہ تو ہم اس کے معنے اس کے سوا کیا سمجھیں کہ ہم زمانہ سے جنگ کرنے کے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ہم زمانہ کی خدائی کے آگے سجدہ کرنے کو راضی ہیں۔ اگر زمانہ کی ہم رفتاری کے یہی معنے ہوں تو ہم مسیحیت کے سپہ سالار خداوند یسوع مسیح کی عزت و آبرو کی حفاظت کس کے سپرد کیا چاہتے ہیں؟

جدہ سے مکہ تک موٹر

شاہ حجاز کے ایجنٹ کو خبر ملی ہے کہ حاجیوں کے آرام و آسایش کو مدنظر رکھ کر سلطان نجد نے جدہ اور مکہ کے درمیان موٹر چلانے کے لئے موٹر کمپنی کو خاص رعایات عطا کی ہیں اور اب حاجی جدہ سے صرف دو گھنٹے میں مکہ پہنچ جایا کرینگے۔ (عام)

۹ لاکھ کی گھڑی

پوپ روم کے پاس جو گھڑی تھی اُس کی قیمت ۹ لاکھ روپیہ ہے۔ (عام)

لائل پور چرچ پلپٹ

کلیسیا کی عالمگیر مشن

یسعیاہ ۵۴: ۲-۳

اعمال کی کتاب کے پہلے باب کی آٹھویں آیت میں ایک عالمگیر پروگرام کا ذکر ہے "جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے"۔ اس وقت کی کلیسیا کے سامنے یہ پروگرام پیش کیا گیا تھا اور تب سے آج تک مسیحی مشنری اور خادم الدین اسی وسیع اور عالمگیر پروگرام کو پورا کر رہے ہیں۔ آج کے درس میں جو یسعیاہ نبی کی کتاب میں سے لیا گیا ہے۔ کلیسیا کے سامنے ایک اعلیٰ اور عالمگیر مقصد رکھا گیا اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسیح کی کلیسیا کس طرح اس کو پورا کر سکتی ہے۔ یا یوں کہو کہ کلیسیا کے سامنے ایک اعلےٰ منزل پیش کی گئی ہے اور پھر بتایا جاتا ہے کہ کس طرح اس تک پہنچ سکتی ہے۔

اس عالمگیر مشن میں حکم ہے کہ اپنے خیمے کے مقام کو بڑھا اور اپنے مسکنوں کے پردے پھیلا۔ اپنی ڈوریاں لمبی کر اور اپنی میخیں مضبوط کر۔ کیونکہ تو دہنے اور بائیں بڑھیگی اور تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی اور اُجاڑ شہروں کو بسائیگی۔ آج کے پیغام میں دو چیزیں نظر آتے ہیں۔

اول۔ کلیسیا کے سامنے مقصد کیا رکھا جاتا ہے کہ (۱) تو دہنے بائیں بڑھیگی۔ تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی۔ اور (۲) تو اُجاڑ شہروں کو بسائیگی۔

۱۔ تو دہنے بائیں بڑھیگی۔ بڑھنا۔ ترقی کرنا زندگی کا خاصہ ہے۔ مسیحی زندگی خواہ شخصی زندگی ہو یا جماعتی اُسے بڑھنا اور ترقی کرنا چاہئے۔ اعمال کی کتاب میں اسی ترقی اور بڑھتی کی کہانی درج ہے۔ بار بار ذکر آتا ہے کہ خدا کا کلام پھیلتا گیا اور یروشلم میں شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھتا گیا اور کاہنوں کا بڑا گروہ اس دین کے تحت میں آگیا"۔ اعمال ۶: ۷۔ "اور کلیسیائیں ایمان میں مضبوط اور شمار میں روز بروز زیادہ ہوتی گئیں"۔ اعمال ۱۶: ۵۔ بڑھنا پھیلنا اور ترقی کرنا معمولی حالت ہونی چاہئے۔ ہماری سند کی آیت میں یہی ہے کہ تو دہنے اور بائیں بڑھیگی۔ یہاں تک کہ قومیں تیرے قبضہ میں ہونگی۔ کس قدر ذمہ واری کلیسیاؤں کے اوپر ہے کہ انہیں یہاں تک وسیع ہونا ہے کہ قوموں کو ورثہ میں لینگے کیا ہماری جماعتیں تیار ہیں کہ اپنے اردگرد کے ہندوؤں سکھوں محمدیوں اور دیگر اقوام کو اپنی آغوش محبت میں لپیٹ لیں۔

۲۔ تو اُجاڑ شہروں کو بسائیگی۔ کلیسیا نہ صرف بڑھتی جائے بلکہ اُس کا دائرہ استفادہ وسیع ہوتا جانا چاہئے۔ اُس کے اردگرد کے اُجاڑ شہر بسنے چاہئیں۔ وہ رویا جو حزقی ایل نبی کے سینتالیسویں باب میں درج ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ جہاں کہیں یہ پانی جاتے ہیں زندہ گروہ پیدا ہوجاتے ہیں کلیسیا کی شان ہے کہ دوسروں میں زندگی پیدا کرنے کا وسیلہ بنے۔ خیال کیجئے کس قدر اُجاڑ جگہیں ہمارے اردگرد ہیں۔ تمام اچھوت ذات جن کا کوئی مذہب نہیں جو ہمارے ملک کی اعلےٰ قوموں کی طاقت سے پامال ہیں۔ یہ ہمارے ملک کے خرابات ہیں۔ اُجاڑ مکانات ہیں نیچی دلدلیں ہیں جن میں کوئی روحانی زندگی کے آثار نظر نہیں آتے ہیں کلیسیا کے سامنے یہ کام رکھا جاتا ہے کہ ان تک بھی پہنچے اور اس کام کو انجام دینے کے لئے کلیسیا کو کیا حکم ملتا ہو (۱) یہ کہ اپنے خیمے کے مقام کو بڑھا اور اپنے مسکن کے پردے پھیلا۔ یہ الفاظ تشریح کی چنداں ضرورت نہیں رکھتے۔ ان میں حکم ہے کہ کلیسیا بہت فراخدل ہو اس قدر محبت میں بڑھ جائے کہ اس میں ہر ایک کی گنجایش ہو جب ہمیں خداوند یسوع مسیح کا دل میں تصور آتا ہے۔ خیال آتا ہے کہ کس قدر وسیع دل تھا۔ جس میں عام بنی نوع انسان کے لئے محبت تھی۔ ساری عورت کے لئے اس میں جگہ تھی۔ نقودیمس جیسے حقیقی متلاشی پر ڈرپوک کے لئے گنجایش تھی۔ یہوداہ اسکریوتی اور انکار کرنے والے پطرس بلکہ صلیب پر چڑھانیوالے لوگوں کے لئے اس دل میں کافی محبت تھی۔ کلیسیا کو بھی ایسی ہی فراخدلی اور محبت رکھنی ہے۔ آجکل ہماری کلیسیاؤں میں ایک گروہ ہے جو نہ خود اس میں پورے طور سے داخل ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی اور کو داخل ہونے دیتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس طرح سے کلیسیا اپنے خیمہ کے مقام کو بہت تنگ کرلے . . . . اور بجائے اس کے کہ وہ باہر کے لوگوں کے لئے ایک خاص کشش کا باعث ہو۔ لوگ نفرت کریں۔

(۲) دریغ مت کر۔ کلیسیا آجکل کئی باتوں میں دریغ کر رہی ہے جو خدمت کلیسیا کر سکتی ہے اسکو پورے طور سے نبھا نہیں رہی۔ چاہئے کہ کلیسیا خدا کی خدمت میں لوگوں کو اپنی طرف لانے میں وقت کو محنت کو۔ روپیہ پیسے کو دریغ نہ کرے۔ ہماری کلیساؤں کے بشارتی اور ہوم مشن اور این۔ ایم۔ ایس کے کاموں سے کچھ اندازہ لگ سکتا ہے کہ آیا کلیسیا کس قدر فیاضی سے بے دریغ اپنے وقت اور دھن کو اور اپنے نوجوانوں کو خدا کی خدمت کیلئے دے رہی ہے۔

(۳) اپنی ڈوریاں لمبی کر۔ میخ ایمان ہے۔ کلیسیا ایمان ہی سے اس عالمگیر مشن کو پورا کر سکتی ہے۔ ہمارا ایمان ہی ہے جو ہمیں دنیا پر فتح بخشتا ہے۔ ایمان ایک ایسا ہاتھ ہے جسکو بڑھا کر ہم خدا کی اُن نعمتوں کو لے سکتے ہیں جو وہ ہمیں دیتا ہے۔ کاشکہ ان دنوں میں کلیسیا اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ اپنی اس مشن کو سامنے رکھے۔ اور اس اعلےٰ منزل پر پہنچے جو اس کے سامنے ہے۔ اور یہ ایمان۔ امید اور محبت ہی سے ہو سکتا ہے۔

وزیر چند

ایک اطلاع مظہر ہے۔ لارڈ اسلن نئے وائسرائے ہند ۲۲ اپریل کو شملہ پہنچینگے۔



مسیحی دنیا اور حیات مسیح

عیسائی دنیا کو چیلنج

الفضل قادیان مطبوعہ ۲ و ۲۶ فروری ۱۹۲۶ء میں قادیانی احمدیوں کی طرف سے ذیل کے دو چیلنج مسیحیوں کو دیئے گئے ہیں جن کو مسیحیوں کی آگاہی کے لئے خصوصاً اور مسلمانان پنجاب کی آگاہی کے لئے عموماً درج اخبار کیا جاتا ہے۔ ہم فی الحال ان کی منظوری یا عدم منظوری کو ملتوی کر کے امیدوار ہیں کہ کوئی مسیحی ان کا جواب منظوری یا عدم منظوری کا تحریر فرمائے

ایڈیٹر

ڈاکٹر ز ویمر صاحب عیسائیت کے مشہور اور پرجوش مشنری ہیں۔ آپ کی طرف سے اخبار نور افشاں (یکم جنوری ۱۹۲۶ء) میں مسلمانوں کے لئے مسیح کی ولادت پر ایک سلام شائع ہوا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"میں انکو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دوسرے نبیوں پر یسوع کو یہ فوقیت ہے کہ وہ آج زندہ ہے یعنی وہ اس زمانہ کا بخشندۂ حیات ہے۔ ہاں جس طرح انجیل کے بیان کے مطابق اس نے لعزر کی اور یائیرس کی بیٹی کو زندہ کیا اسی طرح وہ آج بھی مردہ روحوں کو زندہ کرتا ہے اور کمزور مریضوں کو توانائی دیتا ہے"۔

اس اقتباس میں حضرت مسیح کی جو فوقیت دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر بتلائی گئی ہے وہ ان کی موجودہ زندگی ہے۔ لیکن ہم علی الاعلان کہنا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح کو کوئی ایسی زندگی نہ حاصل تھی نہ حاصل ہے اور نہ ہو سکتی ہے جو آپ کو دیگر تمام انبیاء سے افضل قرار دے سکے خود اناجیل ہمارے بیانات کی شاہد ہیں جو کہ ان کی موت کا بالصراحت ذکر کرتی ہیں۔ پس مسیح کی زندگی کا خیال محض ایک وہم اور طفل تسلی ہے۔ ہم عیسائی دنیا سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح کی غیر معمولی زندگی کا کوئی ثبوت کوئی شاہد پیش کرے۔ مسیح کا فیضان ختم ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اناجیل کی مقرر کردہ علامات رکھنے والا عیسائی روئے زمین سے معدوم ہے کیا ڈاکٹر صاحب موصوف جنکو حضرت مسیح کے زندہ ہونے کا زعم ہے میدان آزمائش میں آکر کسی کسوٹی پر مسیح کے فیضان کو ثابت کرینگے؟

ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ وہ جس طرح آج مسیح کے مُردہ ارواح کو زندہ ثابت کرنے کا تخیل باندھ رہے ہیں اسی طرح اناجیل میں مذکورہ معجزات بھی محض قوت متخیلہ کا نتیجہ ہیں و بس۔ آج ہزاروں لعزر مر رہے ہیں۔ مگر دوبارہ زندہ ہونیوالا ایک بھی نہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ لعزر کو زندہ کرنے والا ہی خود زندہ نہیں۔ آج اگر کوئی نبی زندہ ہے اور اگر آج نہیں بلکہ دائماً کسی رسول کا فیض جاری ہے تو وہ وہی النبی الامی ہے جسکی اتباع سے آج بھی انسان مکالمہ الٰہی سے مشرف ہو سکتا ہے ؎

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

کیا مسیح کی اتباع سے آج کوئی خدا کا مقرب بنایا بن سکتا ہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو اُن کو زندہ کس طرح تصور کیا جا سکتا ہے۔ میں اس موقعہ پر اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ دیکھیں کہ کس طرح نصاریٰ حضرت مسیح کی زندگی کے عقیدہ کو اُن کی فضیلت اور برتری کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور خود اُن کی تائید کرتے ہیں ؎

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

کیا مسلمان اس بات پر غور کرینگے۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل)

عیسائی صاحبان کو چیلنج

مسیح موعود حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنےٰ خادموں کے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتے ہوئے عیسائی واعظوں احمدیوں کے حملوں سے بچنے کے لئے یہ راہ اختیار کی ہے کہ ہمارے مقابلہ پر نبوت مرزا صاحب کے مضمون کو زیر بحث لایا کرتے ہیں۔ حالانکہ بحیثیت مسلم و مومن بالقرآن ہونے کے پہلا اختلاف ہمارا اور عیسائیوں کا نبوت محمد صلعم پر ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے خلاف متعصب مسلمانوں کی خوشنودی یا حمایت حاصل کرنے کے لئے عیسائی ایسا کرتے ہیں۔ لیکن اگر عیسائی صاحبان کے دل میں واقعی تحقیق حق کا خیال ہے تو میں انہیں ایک بہتر اور احسن طریق کی طرف دعوت دیتا ہوں اور وہ یہ کہ جن معیاروں کی رو سے انہوں نے پہلے نبیوں کو مانا ہے اور جن اصول کے مطابق پہلے مسلمہ راستبازوں کو مقرب الی اللہ کا درجہ دیتے ہیں انہی کی رو سے یہ عاجز خدای حی و قیوم رحمان و رحیم خالق و مالک کے فضل اور تائید سے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی سچا نبی ثابت کر دیگا۔ اور اگر عیسائی چاہیں کہ جو معیار و نشانات حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی صداقت پر قائم کئے ہیں۔ یا آپ کے حواریوں نے جن اصول کے ماتحت لوگوں کو آپ کی صداقت کا قائل کرایا ہے۔ انہی معیاروں کی رو سے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا ثابت کروں۔ تو میں اس بات کے لئے بسر و چشم تیار ہوں۔ یہ مقابلہ تحریری ہونا چاہئے جو پبلک میں بھی آتا ہے تا عام لوگ اس سے فائدہ اُٹھا سکیں کیا میں امید کروں کہ میری اس دعوت کو منظور کرتے ہوئے عیسائی صاحبان تحریری مقابلہ کے لئے تیار ہونگے۔ اسکے لئے تمام عیسائی مناظروں اور خاصکر پادری عبدالحق صاحب کو توجہ دلاتا ہوں۔ (خاکسار غلام احمد مولوی فاضل از قادیان)

اختلاف بیانی مرزا صاحب قادیانی

ہم مرزائی اصحاب کے درچیلنج نور افشاں میں برای جواب درج کرکے جواب دینے والے اصحاب کی مدد کے لئے بعض اہلحدیث سے ذیل کا مضمون درج اخبار کرتے ہیں کہ وہ بلاشک مرزائیوں کے چیلنج منظور فرمائیں۔ امداد کے لئے جناب بابو حبیب اللہ کے مضامین مندرجہ اخبار اہلحدیث موجود کرنا نور افشاں کا کام ہوگا۔ نمونہ کے طور پر عنوان بالا کی ذیل میں چند باتیں اخبار اہلحدیث سے ہم اسی نمبر میں ہدیہ ناظرین کئے دیتے ہیں۔ مثلاً مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ ایڈیٹر

"یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جاکر فوت ہوگیا۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۱۹۷)

اس کے خلاف

"جو شخص سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہے اُس کو ناحق آسمان پر اٹھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے۔" دافع البلا صفحہ ۱۵۔ ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث امرتسر مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۴ کالم سوم

پھر اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۳۰ جنوری ۱۹۲۶ء میں قادیانی مشن کی ذیل میں تردید کرشن قادیانی مرزا غلام احمد کی زبانی بیان ذیل شائع ہوچکا ہے۔ جو مسیح کی حیات و ممات کے متعلق ہے اسے بھی ملاحظہ فرمالینا۔ پھر احمدیوں کے چیلنجوں کا جواب لکھنا۔

ایڈیٹر

قادیانی مشن

تردید کرشن قادیانی

مرزا غلام احمد صاحب کی زبانی

یہ سلسلہ ۱۹ دسمبر سے جاری ہے۔ آج کا اس کا نمبرہ درج کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں نص صریح مذکور ہے اقوال متناقضہ الہامی نہیں ہوسکتے۔ مرزا صاحب کے اقوال میں یہ صفت کمال کو پہنچی ہوئی ہے نتیجہ صاف ہے کہ الہامی نہیں۔ ناظرین گذشتہ نمبر سے ملاکر پڑھیں

تحریر ۲۱ } کتاب ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۰۰ پر ہے۔

اناجیل اربعہ قرآن شریف کے اس قول پر کہ ما قتلوہ وما صلبوہ صاف شہادت دے رہی ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کا منشا ما صلبوہ سے یہ ہرگز نہیں ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھایا نہیں گیا۔ بلکہ منشا یہ ہے کہ جو صلیب پر چڑھانے کا اصل مدعا تھا یعنے قتل کرنا۔ اس سے خدا تعالیٰ نے مسیح کو محفوظ رکھا۔ اور یہودیوں کی طرف سے اس قتل عمد کا اقدام ہوا مگر قدرت اور حکمت الٰہی سے تکمیل نہ پاسکا۔

تردید } کتاب ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۷۶ کے حاشیے پر لکھا ہے۔

دمشق کا لفظ بطور استعارہ لیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کی آنکھوں کے سامنے وہ زمانہ آجائے جس میں لخت جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح کی طرح کمال درجہ کے ظلم اور جور وجفا کی راہ دمشقی اشقیا کے محاصرہ میں آکر قتل کئے گئے۔

نوٹ۔ اس جگہ مرزا صاحب کے الفاظ (لخت جگر رسول اللہ حضرت مسیح کی طرح قتل کئے گئے) یہ بات بتلاتی ہے کہ ان کے خیال میں حضرت مسیح بھی قتل کئے گئے ہیں۔

تحریر مرزا نمبر ۲۲ } ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۶۰۲ پر ہے۔

آیت فلما توفیتنی سے پہلے یہ آیت ہے۔ و اذ قال اللہ یا عیسیٰ انت قلت للناس الخ اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے۔ اور اس کے اول واذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔۔۔۔۔ اس سے ثبوت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا۔

تردید } براہین احمدیہ حصہ پنجم (نصرۃ الحق) کے صفحہ ۴۰ پر ہے۔

اس تمام آیت کے اول آخر آیتوں کے ساتھ یہ معنے ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہیگا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا تو وہ جواب دینگے کہ جب تک میں اپنی قوم میں تھا تو میں اُن کے حالات سے واقف تھا۔ یعنے بعد وفات مجھے اُن کے حالات کی کچھ بھی خبر نہیں۔"

تحریر مرزا نمبر ۲۳ } براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۴۰ پر ہے۔

اس آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کے بگڑنے کی نسبت اپنی لاعلمی ظاہر کرینگے اور کہینگے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا جبکہ میں اُن میں تھا اور پھر جب مجھے وفات دی گئی تب سے میں اُن کے حالات سے محض بے خبر ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔"

تردید } کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۵۲ پر ہے۔

"اور میرے پر کشفاً یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی۔ حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی۔ تب اُن کی روح روحانی نزول کیلئے



حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آکر اور اپنے لات کو ہلاکت کا مفسدہ پرواز پاکر زمین پر پہنچا قائم مقام اور شبیہ چاہا جو اس کا ہم طبع ہو گویا وہی ہو۔ سو اس خدا تعالیٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کیا۔

ب } کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۷۰ کے حاشیہ پر ہے۔

اور حضرت عیسیٰ کے نام پر اس عاجز کے نے کا سِرّ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنے ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دیدی کہ تیری قوم اور تیری امت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے

تحریر مرزا نمبر ۲۴ } کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۲۷ پر ہے۔

اور جب تک عیسٰے ان میں رہے جیسا کہ آیت ما دمت فیہم کا منشا ہے وہ سب لوگ توحید پر قائم رہے۔ بعد وفات حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ان لوگوں کی اولاد بگڑ گئی۔ یہ معلوم نہیں کہ کس پُشت میں خرابی پیدا ہوئی۔ مورخ لکھتے ہیں کہ تیسری صدی تک دین عیسائی اپنی اصلیت پر تھا۔

(الف) کتاب کشتی نوح کے صفحہ ۶۰ کے حاشیہ

تردید } پر ہے

"پولس وہی شخص ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک وہ اس ملک میں رہے بہت دُکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پاکر کشمیر کی طرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا۔۔۔۔۔ اور انجیل عقیدہ میں تثلیث کو داخل کیا تاکہ ان تمام بدعتوں سے یونانی بُت پرست خوش ہو جائیں۔

(ب) کتاب چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۵۴ پر ہے

"انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گذرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی حضرت عیسیٰ خدا بنائے گئے"۔

نوٹ حضرت مسیح کو جب نبوت اور رسالت ملی۔ اس وقت ان کی عمر ۳۰ سال تھی (طبقات الکبریٰ لاسلام محمد ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۶) مرزا صاحب کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ مسیح کی زندگی ہی میں بگڑ گئے۔ مرزا صاحب نے حضرت مسیح کی عمر ۱۲۰ برس لکھی ہے (راز حقیقت صفحہ ۲ کا حاشیہ)

تحریر مرزا نمبر ۲۵ } کتاب مسیح ہندوستان میں کے صفحہ ۲۰ و ۲۶ پر ہے۔

"حضرت مسیح علیہ السلام نہ تین دن تک صلیب پر رہے اور نہ تین دن کی بھوک اور پیاس اٹھائی اور نہ اُن کی ہڈیاں توڑی گئیں بلکہ قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہے (صفحہ ۲۰) اور یہ قریب قیاس نہیں کہ دونوں چور مسیح کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے وہ زندہ رہے اور مسیح صرف دو گھنٹہ تک مر گیا۔ (صفحہ ۲۶)

تردید } کتاب "ایام الصلح" اردو کے صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ تین دن تک صلیب پر کر پھر بھی بعض آدمی زندہ رہ جاتے تھے۔ پھر کیوں ایسا شخص جو صرف چند منٹ صلیب پر رہا اور ہڈیاں نہ توڑی گئیں وہ مر گیا؟

تحریر مرزا نمبر ۲۶ } کتاب "ایام الصلح" اردو کے صفحہ ۱۲۳ کے حاشیے پر ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جس قدر حضرت علیہ السلام کی طرف معجوزے منسوب کئے گئے ہیں ان کی نظیر ہونا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ایک قوم نے اُن کو خدا کہہ کے مان لیا ہے پھر اگر حضرت عیسٰے کے کاموں اور ذات اور صفات کی نظیر نہ ہو تو یہ خصوصیت جاہلوں کی نظر میں اُن کی خدائی پر ایک دلیل ٹھہرتی ہے۔

تردید } کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے صفحہ ۵۳ پر ہے۔

اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئیں تھیں کہ کسی نبی میں جمع نہیں ہوئیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنے ایک سو پچیس برس زندہ رہے۔ اور دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی۔ اس لئے نبی سیاح کہلائے۔

نتیجہ وہی ہے جو خود مرزا صاحب نے لکھا ہے اور اپنی نسبت شکایت کی ہے کہ حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں۔ (دیکھو رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۱۵۳ کا حاشیہ۔

حبیب اللہ کلرک دفتر نہر اپر باری دوآب امرتسر

مہاراجہ پٹیالہ کی شاہانہ زیبائش

ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ مہاراجہ کشمیر کے تاجپوشی کے موقعہ پر ہز ہائنس مہاراجہ پٹیالہ نے تین لاکھ کے جواہرات زیب بدن کر رکھے تھے۔ مہاراجہ کا گھوڑا زمردوں سے آراستہ تھا۔ جنکی مالیت ۳۰ ہزار پونڈ بتائی جاتی ہے۔ (عام)

انگلستان کے جیلخانہ جات کی نئی رپورٹ مظہر ہے کہ اسوقت جیلخانہ جات میں ۱۱۹۰۵ قیدی ہیں اور پچھلے سال سے گویا اس سال ۲۰۹۷ قیدی کم ہو گئے ہیں۔ اس سال جیل خانہ جات پر کل خرچ ۳۴۰۰۰۰ پونڈ خرچ آیا ہے۔ (م)

دلچسپ معلومات

۱۔ جب امریکہ آباد ہوا تھا تو وہاں کی زمین صرف ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے فروخت ہوتی تھی۔ لیکن وہی ایکڑ آجکل دو لاکھ پچاس ہزار پونڈ یا چھبیس لاکھ روپیہ کو فروخت ہو رہا ہے۔

۲۔ اگر کمرے میں گیس کی روشنی کی جائے تو گیس ایک ایک منٹ میں اتنی ہوا جلا دیتی ہے جتنی اسی عرصہ میں چار نوجوان اپنے قدرتی تنفس سے جلاتے ہیں۔

۳۔ ناروے میں لڑکیوں کے پاس شادی ہونے سے پہلے ایک سرٹیفکیٹ ہونا لازمی ہے کہ وہ کھانا پکانے میں خوب ماہر ہے۔ اگر یہ سرٹیفکیٹ نہ ہو تو اُن سے کوئی شادی کرنے پر راضی نہیں ہوتا۔

۴۔ ناروے کے آدمی اس قدر سفید ہوتے ہیں جس قدر افریقہ کے حبشی سیاہ۔ ایک انگریز لکھتا ہے کہ اگر ناروے کے لوگ اہل انگلستان کو "کالا آدمی" کہیں تو بجا ہے۔

۵۔ سیکسنی (جرمنی) کے آدمی اتنے ہی سرخی رنگ کے ہوتے ہیں جتنے کہ چین کے آدمی زرد۔

۶۔ یورپ کے شمال مغربی گوشہ میں جو لوگ آباد ہیں اُن کی شکلیں نہایت ہی مکروہ ہیں۔ مگر اہل کاکیشیا (قاف) دنیا بھر میں سب سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس جگہ کی عورتوں کو پریاں کہتے ہیں۔

۷۔ گرینلینڈ کے اسکیمو برف کی جھونپڑیاں بنا کر رہتے ہیں۔ مگر امریکہ کے لوگ چالیس چالیس منزلوں والے مکانوں میں رہتے ہیں۔

۸۔ دنیا میں سب سے زیادہ بارش چراپونجی واقعہ بنگال میں ہوتی ہے۔

ڈرائی ایل سیموئیل۔ بٹالہ

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

تامل پرانت پر عیسائیوں کا دھاوا

اچھوتوں کے ساتھ دکشن دیش میں جو برتاؤ کیا جاتا ہے اُسے ہم پنجاب میں بیٹھے انومان بھی نہیں کر سکتے۔ اسی طرح دکشن دیس کے ہندوؤں پر عیسائیوں نے جس زور کا دھاوا بول رکھا ہے اس کا اندازہ بھی ہمارے لئے کرنا کٹھن ہے۔ مگر عیسائیوں کا پرچار یہاں کافی سے زیادہ ہے۔ دکھن دیش خصوصاً مدراس پردیش کے تامل پرانت میں عیسائیوں کے پرچار کی یہ حالت ہے کہ شہروں میں ہی نہیں گرام گرام میں ان کے گرجے اور سکول وغیرہ قائم ہیں اور عیسائی مشنریوں کا دعوے ہے کہ ڈھائی کروڑ تاملین کو ہم عیسائی بنانے میں اگر کامیاب ہو گئے تو سارے بھارت کو ہم عیسائی بنا سکینگے

اس علاقہ میں چونکہ ہندوؤں سے سلوک بہت بُرا ہے۔ اس لئے ان کو وہاں کامیابی بھی خوب ہوتی ہے اور دونوں ہاتھوں سے وہ وہاں کے ہندوؤں کو عیسائی بنا رہے ہیں اور جس رفتار سے ان کا کام ہو رہا ہے اگر اس کو روکا نہ گیا تو اُن کی منو کامنا سدھ ہونے میں شک ہی کیا ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں کو دھرمی ہونے سے کون بچائے؟ سناتن دھرم سبھا یا آریہ سماج سناتن دھرم سبھا نے تو شاید یہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے کہ ہندوؤں کی تعداد جتنی کم ہو اُتنا ہی اچھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شدھی یا دلت ادھار سے اُسے کوئی عملی ہمدردی نہیں۔ باقی رہا آریہ سماج۔ اُس کے سر پر پہلے سے ہی کام کا بوجھ اس کی بساط سے بہت بڑھ کر ہے۔ تاہم اس نئے بوجھ کو بھی اُسے ہی اُٹھانا پڑیگا۔ عیسائیوں کی بڑھتی ترقی کو روکنے کے لئے آریہ سار وویشک سبھا کو مدراس خصوصاً اُس کے تامل پرانت میں پرچار کا کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے اور جب تک وہ صوبہ اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونے کے قابل نہ ہو جائے کام کو برابر جاری رکھنا چاہئے (پرکاش)

مسیح موعود ہونے کے دعوٰی کی پڑتال

احمدیوں کا دعوے ہے کہ مرزا غلام احمد نہ صرف نبی تھے۔ بلکہ مسیح موعود۔ لیکن عیسائی جو اصل مسیح کے نام لیوا ہیں وہ اُن کے اس دعوے کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں عیسائی معاصر نور افشاں لکھتا ہے:۔

مرزا صاحب اگر نبوت کے ہی مدعی ہوتے تو اور بات تھی۔ مگر غضب سے وہ تو مسیح موعود بھی بن بیٹھے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ آپ اسم بامسمّی ہیں یا نہیں۔ مسیح کی آمد کی مثال بارش ہے کہ جہاں اُسکی ضرورت ہو وہاں آنے سے تمام مخلوق کی بہتری ہو۔ مگر مرزا صاحب کی مسیحیت اس اصول پر رکھنے سے فضول اور بیکار ثابت ہوئی۔ مثلاً مسیح کی آمد کے منتظر یہودی مسلمان اور مسیحی ہیں۔ ہندوستان میں تو یہودی نہیں رہتے اور بالخصوص پنجاب میں تو اُن کی ہستی ہی نہیں۔ اُن کے لئے مسیح آتا تو اُسے فلسطین میں آنا چاہئے تھا۔ جہاں یہودیوں کی آبادی ہے مسیحیوں کے لئے مسیح کو یورپ یا امریکہ میں نازل ہونا تھا اور مسلمانوں کے لئے عرب ترکی یا کابل میں جن ممالک میں کہ مسلمانوں کی آبادی کا زور ہے۔ ان ممالک میں لوگ بکثرت اس کے پیرو ہو جاتے۔ مگر پنجاب میں آنے سے تو کوئی بھی فائدہ حاصل نہ ہوا یعنی آپ وہاں تشریف لائے۔ جہاں کہ اہل ہنود کی کثرت ہے جنکو اُسکی آمد کا نہ انتظار ہے نہ فکر۔" (ر)

ہر فرعونے را موسیٰ

احمدیوں کو اپنے اس دعوے پر بڑا ناز ہے کہ اُن کے پیر و مرشد مرزا غلام احمد مسیح موعود تھے۔ لیکن مشہور عیسائی مشنری پادری عبد الحق نے اُن کے اس دعوٰی کی بطلان میں اتنا نام پیدا کیا ہے کہ عیسائی حلقوں میں انہیں فاتح قادیان کے نام سے خطاب کیا جاتا ہے۔ گذشتہ دنوں بمقام منٹگمری اپنی تقریر کے دوران میں ایک احمدی کے اعتراض کا برجستہ جواب دیکر



آپ نے اپنے خطاب "فاتح قادیان" کو صحیح ثابت کر کے دکھا دیا۔ احمدی نے بھرے جلسہ میں کہا انجیل لوقا ۱: ۷ میں لکھا ہے کہ بہتیرے میرے نام پر آئینگے۔ مرزا صاحب بھی مسیح کے نام پر آئے۔"

پادری صاحب نے بآواز بلند کہا۔

"ذرا آگے بھی پڑھیں کہ وہ جھوٹے اور چور ہونگے تم ہرگز اُن کا یقین نہ کرنا۔"

مرزا غلام احمد کو مسیح تو مولانا ثناء اللہ بھی مانتے ہیں۔ لیکن جھوٹا سچا نہیں۔ اگر احمدیوں کا اصرار صرف اس بات پر ہے کہ مرزا کو مسیح تسلیم کر لیا جائے۔ خواہ بقول بائبل جھوٹا اور چور ہی ہو تو کون اتنا بے رحم ہو سکتا ہے جو اُن کی خوشنودی کے لئے اس دعویٰ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ (ر)

ہندوستان کو عیسائی بنانے کا پرتین

ہندوستان کو عیسائی بنانے کے جو پرتین کئے جاتے ہیں اُن سے اگر آئے سال ہزارہا ہندوستانی عیسائی بنتے چلے جا رہے ہیں تو یہ حیرت کی بات نہیں۔ بلکہ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس قدر پرتینوں کی موجودگی میں عیسائیوں کی تعداد میں بدرجہا تیز رفتاری سے ترقی کیوں نہیں ہوتی۔ ہندوستان کو عیسائی بنانے کے کئی پرتینوں میں ایک بائبل سوسائٹی کا پرتین ہے جسکی شاخیں تمام صوبوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جن لوگوں نے لاہور کی بائبل سوسائٹی کا کام دیکھا ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سوسائٹی کتنا کام کر رہی ہے۔ حال ہی میں بمبئی میں اس سوسائٹی کا ۱۰۰واں سالانہ جلسہ منایا گیا ہے۔ اس میں رپورٹ کو منظور کرنے کے پرستاو پر تقریر کرتے ہوئے محرک نے کہا کہ بائبل سوسائٹی نے بنی نوع انسان میں شانتی پھیلانے اور انسانیت میں اُنتی پیدا کرنے میں حیرت انگیز کام کیا ہے۔

ایک اور وکتا نے سمرتھن کرتے ہوئے کہا کہ بائبل کسی کی تعریف کی محتاج نہیں۔ صدر نے اپنی آخری تقریر میں کہا کہ عیسائیوں کو چاہئے کہ ہر ایک ہندوستانی کے ہاتھ تک بائبل پہنچانے کا پرتین کریں۔ کیونکہ انسانی تفکرات اور شکوک کو دور کرنے کا بائبل ایک [illegible] ہے۔ اور آپ نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ بائبل سوسائٹی کی کوششوں کے طفیل ہر سال تعداد کثیر میں ہندوستانی مسیح کے بھیڑوں کے گلے میں شامل ہو رہے ہیں۔

آریو! دیکھو تمہارے دیش واسیوں کو عیسائیت کی طرف لیجانے کے کتنے پرتین کئے جا رہے ہیں۔ کیا کبھی تم نے ان پر وچار کیا۔ اگر کیا ہے تو ان کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے کیا تجویز سوچی ہے کیا یہ سب کام اسی وید پرچار فنڈ کے سپرد ہے جس کے لئے پچاس ہزار سالانہ جمع کرنے کی تم میں ہمت نہیں۔ (ر)

پنجاب میں کُٹھ کی ناجائز درآمد

(از محکمہ اطلاعات، پنجاب)

چونکہ عوام کو اس امر کا علم نہیں کہ پنجاب میں "کُٹھ" کی درآمد ممنوع ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل واقعات کی اشاعت ضروری ہے۔

۸ جنوری کو لالہ بے گوپال بالی اور لالہ بہاری لعل انسپکٹران آبکاری نے جو ریلوے ڈیوٹی پر متعین تھے راولپنڈی سٹیشن پر ایک شخص مسمی عبداللہ ساکن بفا ضلع ہزارہ کو مشتبہ سمجھ کر اُس کی تلاشی لی اور ۲۸ سیر کُٹھ اس کے قبضہ سے برآمد کی۔ عبداللہ ملزم پر زیر قانون آبکاری مقدمہ چلایا گیا جس میں اُسکو تین ماہ کی سخت قید کا حکم سنایا گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر و ڈپٹی جنگلات کشمیر نے جو کُٹھ کی ناجائز تجارت کی سراغ رسانی پر متعین ہیں۔ سفارش کی ہے کہ دربار کشمیر کی طرف سے مذکورہ بالا سب انسپکٹروں کو انعام دیا جائے۔ ہندوستانی ریاستوں اور برطانوی حکام کے مابین اس قسم کا اشتراک عمل ممنوع اشیاء کی تجارت کی سراغ رسانی کے لئے بہت کارگر ثابت ہوگا۔ تمام لوگ جو اس کام میں سرگرم ثابت ہوئے ہیں مبارکباد کے مستحق ہیں۔

صنعت و حرفت سکھانیکا اعلیٰ انتظام

ریلوے ٹیکنیکل لاہور میں تقسیم انعامات کی تقریب

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ریلوے ۱۷ مارچ بعد دوپہر ریلوے ٹیکنیکل سکول لاہور میں زیر صدارت ہز ایکسیلنسی جناب گورنر بہادر پنجاب تقسیم انعامات کی تقریب منائی گئی۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر مدن گوپال نے سکول اور اُس کے ساتھ دیگر ملحقہ انسٹی ٹیوشنوں یعنی "نابیناؤں کے سکول" اور "کام کرنے کے ناقابل سپاہیوں کی سرکاری درسگاہ" کے متعلق ایک دلچسپ رپورٹ پڑھی۔ ریلوے ٹیکنیکل سکول ۲۳ سال سے جاری ہے ۱۹۲۰ء میں اس کا انتظام محکمہ تعلیم کی بجائے محکمہ صنعت و حرفت کے ماتحت کر دیا گیا تھا۔ اس وقت ۴۲۰ طلبا اس سکول میں زیر تربیت ہیں سکول میں فی الحال صرف پانچسو طلباء کی گنجایش ہے۔ اس سے تقریباً ۲۵۰ امیدواروں کے داخلہ کی درخواستیں نامنظور کرنا پڑیں ہیں۔ پرائمری صیغہ کے لئے کوئی فیس نہیں لی جاتی اور مڈل جماعتوں میں صرف ایسے طلباء سے فیس وصول کی جاتی ہے جو کاریگروں، صناعوں وغیرہ کے رشتہ دار نہیں ہیں۔ صنعت پیشہ طلباء کی تعداد ۷۷ فیصدی ہے۔ یہ تعداد صوبہ کی دیگر صنعتی درسگاہوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ غیر صنعت پیشہ طلبا تعداد میں ۱۴۰ ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اب متوسط درجہ کے لوگوں میں صنعتی تعلیم کی ضرورت کا احساس روبہ ترقی ہے۔ وہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اگر ہمارے لڑکے قلم کی بجائے اوزار استعمال کرینگے تو اُنکو زیادہ فائدہ حاصل ہوگا اور

سکول کے مصارف

ریلوے ٹکنیکل سکول کے مصارف صوبہ کی آمدنی سے دیئے جاتے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں تقریباً ۳۰ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ محکمہ ریلوے ہر اس طالب علم کے لئے جس کا باپ ریلوے میں ملازم ہو سکول کو دو روپیہ ماہوار دیتا ہے۔ سکول کے سالانہ نتائج تسلی بخش ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کا بیان ہے کہ سکول کے سابق طلباء اپنے اپنے دائرہ ملازمت میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ یہاں کے فارغ التحصیل طالب علموں کو ملازمت جلدی مل جاتی ہے اور ان سے کام کرانے والے انکی کارگذاری سے بالکل مطمئن ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں ۴۸ طلباء کو تین اعلیٰ جماعتوں سے سندیں دی گئیں۔ ان میں آٹھ کیرج اینڈ ویگن ورکشاپ میں۔ دو لوکو شاپ ۔ ۲۰ انٹرلاکنگ شاپ میں ملازم ہو گئے۔ باقی دو لکڑی کے خراد کا کام کرتے ہیں۔ تین ڈرافسمین۔ دو کلرک اور ایک پٹواری ہے۔ دو اپنی زمین میں کاشت کا کام کرتے ہیں۔ تین کو مختلف دوکانوں پر [illegible] میں نوکری ملگئی ہے۔ ۶ نے نجاری اور ۵ نے لوہے کے کام کی دوکانیں کھول لی ہیں۔ ایک کل کا کام سیکھ رہا ہے۔ ایک بائیسکلوں کی مرمت کرتا ہے۔ تین مزید تعلیم کیلئے سکول آف آرٹس میں اور سات عام تعلیم کے حصول کیلئے مختلف سکولوں میں داخل ہو گئے ہیں۔

ایک نابینا طالب علم نے ایف اے کا امتحان پاس کر لیا

نابینا اشخاص کیلئے جو سرکاری سکول ہے وہ ریلوے ٹکنیکل سکول سے ملحق ہے اسمیں ۳۳ طلباء زیر تعلیم ہیں جن میں تین صوبہ جات متوسط دو صوبجات متحدہ ایک سندھ اور ۲۷ پنجاب سے متعلق ہیں یہ سکول ۱۹ سال سے جاری ہے اور اس عرصہ میں یہاں سے ۱۰۵ اشخاص فارغ التحصیل ہوئے۔ ان میں سے بہت سے لوگ جب پہلی مرتبہ اس سکول میں داخل ہونے کے لئے آئے تو وہ بالکل بیکسی کی حالت میں دوسروں کی خیرات پر گذارہ کرتے تھے۔ اس مدرسہ میں لکھنا پڑھنا اور حساب "بریل" طریق تعلیم کے مطابق سکھایا جاتا ہے علاوہ ازیں طلباء بید اور بانس کی مختلف اشیاء بنانا سیکھتے ہیں یہاں کے بعض پرانے طلباء انٹرنس کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور ایک نے تو ایف اے کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں ۲۱ طلباء ہیں جنکو مفت خوراک بہم پہنچائی جاتی ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے ہز ایکسیلنسی جناب گورنر صاحب بہادر کا اس مالی امداد کیلئے جو جناب ممدوح نے سکول ہذا کے طلباء کو دی شکریہ ادا کیا۔

کام کے ناقابل فوجی سپاہیوں کی تعلیم کا انتظام

یہ سکول اُن فوجی سپاہیوں کے لئے جاری ہے جو فوج میں سے جسمانی ناقابلیت کی بنا پر سبکدوش ہوئے ہیں سات سال کے عرصہ میں یہاں ۲۰۷ سپاہیوں کو تعلیم دی گئی۔ جن میں سے بہت سے سپاہی موٹر ڈرائیور اور انجن ڈرائیور کا کام جانتے ہیں۔ ان میں سے بعض اسوقت ملازم ہیں۔ زیر تعلیم سپاہیوں کے مصارف سکول کی طرف سے ادا کئے جاتے ہیں اس سکول میں سے ایسے سپاہی فارغ التحصیل ہوئے جو یہاں آنے سے پہلے قلیل پنشن لیا کرتے تھے لیکن یہاں تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد مبلغ ۴۰ روپیہ سے لیکر ۱۲۰ روپیہ ماہوار کمانے کے قابل ہو گئے۔ ان میں تین سپاہیوں کے پاس تو اپنی موٹر گاڑیاں ہیں جنکو وہ خود چلا کر ۱۵۰ ماہوار کے قریب کما لیتے ہیں۔ جن طلباء کو انعامات ملے اُن میں نابینا اشخاص کے سکول کے طلباء بھی تھے۔ انعامات کی تقسیم کے بعد سکول کے لڑکوں نے صناعی کی تعلیم پر دلچسپ مکالمہ کیا۔ جس میں ریلوے ٹکنیکل سکول کی عمدہ کارگذاری کا بیان تھا۔ ٹکنیکل سکول اور نابیناؤں کے سکول کے طلباء کی تیار کردہ اشیاء کی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھئے۔

رنگون ۲۲ مارچ اطلاع ملی ہے کہ ہوکانگ ویلی میں جتنے غلام تھے اور جنکی تعداد ۳۴۸۷ تھی رہا کر دیئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ برہما کے چیف سکرٹری نے گورنر کی طرف سے کمشنر ہوکانگ کو مبارکباد کا تار دیا ہے اور اُس کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی ہے کہ اس مہم کے تمام ممبروں کی صحت اچھی ہو گی۔ (بندے ماترم)

پیکن ۱۲ مارچ چین کے وزیر داخلہ وزیر انصاف وزیر جنگ کے نام پر حکم جاری کیا گیا ہے کہ ۱۸ مارچ کو جو گولیاں چلائی گئی ہیں وہ اس کے متعلق تحقیقات کریں۔

چین کی کیبنٹ کا استعفا منظور

پیکن ۱۲ مارچ چین کی ایگزیکٹو کے پریزیڈنٹ نے وزارت کا استعفا منظور کرنے سے انکار کر دیا۔

(//)

لنڈن ۱۷ مارچ۔ سر ولیم بل جو حال میں ہندوستان سے واپس آئے ہیں اپنے تجربات کے متعلق ہندوستان میں پانچ سنٹ کے نام سے ایک کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سر ولیم بل نے ایک جگہ پر اظہار خیالات کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے تجربات دس جلدوں پر مشتمل ہونگے۔ ہندوستان مہمان نوازی کے لئے بہت مشہور جگہ ہے۔ اظہار خیالات کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں نے وکٹوریہ اسٹیشن سے چھوڑنے اور پھر وکٹوریہ واپس آنے کے دور۔ ان میں کل [illegible] پنس خرچ کئے

(//)

کلکتہ ۲۳ مارچ۔ کلکتہ میڈیکل کالج کی سٹرائک جاری ہے دو جلسے بلائے گئے لیکن ڈیوٹی پر جانے کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔

(//)



اُٹھی اور اپنی سہیلیوں کو بھی اُٹھایا اور روانہ ہونے کی تیاری کی۔ وہ اُس خالی اونٹ پر سوار ہوئی جو خاص اُس ہی کی خاطر آیا تھا اور اُس کی سہیلی دوسرے اونٹ پر آخر کار نحور کے گھر سے الوداع کہہ کر یہ مسافر پھر اپنے وطن کو روانہ ہوئے۔ ربقہ اپنے گھر کو جسے وہ اب ہمیشہ کے لئے چھوڑنے کو تھی بار بار پھر کر دیکھتی تھی چند گھنٹوں کے بعد فرات کی زرخیز وادی افق سے دُور ہو رہی تھی اور دشتِ حاران مقابل تھا۔

غرضیکہ یہ براتی گروہ جس میں صرف دولہا موجود نہ تھا دشتِ حاران سے گذر رہی تھی۔ الیعذر ربقہ کے قریب قریب چلنے لگا تا کہ سفر کی طوالت کو غلط کرنے کے لئے ربقہ سے اضحاق کی بابت گفتگو کرے۔ اثنائے سفر میں اضحاق کی زندگی کے سانحات و واقعات کا ذکر ہونے لگا۔ وہ ابرہام کا اکلوتا بیٹا تھا اور کیونکہ ضعیفی میں پیدا ہوا تھا پھر اس کے اور اسمٰعیل کے درمیان نفاق کیونکر برپا ہو گیا پھر ابرہام کیونکر اُسے موریا پہاڑ پر قربان کرنے کو لے گیا۔ اور خدا کے فرشتے نے کیسے آکر ابرہام کو روکا اور اُس کے ایمان کا امتحان کیا پھر اضحاق کی دُعا و روحانی ریاضت کا بیان کیا۔ وہ دھیان کرنے ہر صبح و شام جنگل میں جایا کرتا تھا اور پھر سرہ کی وفات کے بعد اس کی اضطرابی کا احوال بیان کیا۔ ان سب باتوں سے ربقہ کے دل میں بڑا اثر ہوا ہوگا۔ اپنے مستقبل خاوند کی طرف سے کامل اطمینان اور امید پیدا ہوئی ہوگی۔ اضحاق سے ملنے کی اس سے رفاقت حاصل کرنے اور اس کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی بڑی خواہش ہونے لگی ہوگی۔ اُس کی محبت اپنے خاوند کی طرف سے دو چند ہو گئی ہوگی شاباش اے دانا الیعذر تو نے کمال دانائی اور محبت سے اپنا کام انجام دیا۔ اور راستے بھر ربقہ کو محفوظ رکھتا ہوا آخرکار اُسکو اُس کے خاوند و مالک کے ہاتھوں سپرد کر دیا۔

(رسالہ من سی۔ لعل۔ بی۔ اے)

پنجاب میں موٹر گاڑیوں کے مالکوں کو اطلاع

لائیسنس کی معیاد کے متعلق قواعد

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب میں موٹر گاڑیوں کے مالکان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایکٹ ٹیکس موٹر گاڑی ہائے پنجاب کے ماتحت جو لائیسنس سال ۲۶-۱۹۲۵ء کے لئے جاری ہوئے تھے۔ اُن کی معیاد ۳۱ مارچ سال رواں کے بعد ختم ہو جائیگی اور اگر اس تاریخ کے بعد کوئی شخص باضابطہ لائسنس کے بغیر موٹر گاڑی استعمال کے لئے رکھیگا تو وہ ٹیکس کی بقایا رقم کے علاوہ جو اُس کے ذمہ ہوگی ایسے تاوان کی ادائیگی کا مستوجب ہوگا جو اس ٹیکس سے دوگنا ہو سکتا ہے جسکی ادائیگی اس کے ذمہ ہے۔ ان لائسنس کوپنوں کے نئے جو ۲۷-۱۹۲۶ء کے لئے جاری کئے جائینگے۔ اور جو دفتر خزانہ سے موٹر گاڑی کے مالکوں کو اس وقت دیئے جاتے ہیں جب وہ ٹیکس کی پہلی قسط ادا کر دیں۔ یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ چھوٹی گول صورت کے ہوں جنکا قطر اڑھائی انچ کے قریب ہوگا پنجاب میں موٹر گاڑیوں کے متعلقہ قواعد کو حال میں اس طرح ترمیم کیا گیا ہے کہ آئندہ یکم جولائی سے موٹر گاڑیوں کے مالکوں کا فرض ہوگا کہ وہ کوپن کو ایک ایسے فریم (چوکھٹ) میں لگا کر جسے وہ اپنے خرچ پر تیار کرینگے موٹر گاڑی کے باہر کسی نمایاں جگہ پر نصب کر دیں۔ اس امر پر مصر نہیں ہوا جائیگا کہ یہ فریم بھی خاص چیز کا بنا ہوا کسی خاص شکل کا ہو۔ تاہم یہ امر معلوم ہے کہ دھات کے بنے ہوئے انگریزی نمونہ کے فریم لاہور میں موٹروں کی کسی ایک سر پر آور دہ فرم سے دستیاب ہو سکینگے +

لاہور — دستخط مظفر خاں

۱۸ مارچ ۱۹۲۶ء — ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس لالہ جگن ناتھ صاحب بی۔ اے

سب جج بہادر درجہ چہارم نارووال

برکت رام ولد سربھا رام قوم کھتری ساکن میوداتہ تحصیل نارووال مدعی۔ بنام۔ اسرائیل ولد دسا وادا اس قوم عیسائی ساکن میوداتہ تحصیل نارووال حال وارد جلال آباد ریاست و ضلع فیروزپور۔ مدعاعلیہ۔

دعوٰی مالی ۲۴۵ للعہ روپے بروے حساب بہی

اشتہار بنام مدعاعلیہ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعاعلیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ ۲۶ اپریل ۱۰ بجے حاضر عدالت آکر اصالتاً یا دکالتاً مقدمہ کی پیروی و جوابدہی نہ کریگا تو اس کے برخلاف کاروائی یک طرفہ عمل میں آئیگی۔

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت آج بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ ۱۹۲۶ء کے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر جلیس و مہر عدالت

نوٹس

سیالکوٹ پریسبٹری کا موسم بہار کا باقاعدہ اجلاس سیالکوٹ شہر کے گرجا کلاں میں بتاریخ ۲۶ مارچ لغایت مارچ ۲۸ بوقت دو بجے دوپہر فراہم ہوگا۔

بی۔ ر۔ السن

سٹیڈ کلارک سیالکوٹ پریسبٹری۔

نور افشاں کی ترسیع اشاعت کے لئے نہایت سرگرم کوشش کرنی چاہیئے۔

ضرورت

۲/۱

بیچیا مشن سکول کوٹ گڈھ ضلع شملہ کے لئے ایک لائق و تجربہ کار ورنیکلر ٹرینڈ ٹیچر ج۔ وی کی ضرورت ہے۔ جو لوئر مڈل میں ورنیکلر مضمون لکھا سکے۔ یا کوئی ورنیکلر ایس۔ وی ریٹائرڈ ہو۔ تمام درخواستیں بمع نقول سند پاس سکریٹری صاحب سی۔ ایم۔ ایس لاہور آنی چاہئیں۔ مسیحی کو ترجیح دی جائیگی۔

المشتہر پی۔ ڈیوڈ۔ مشن اسکول کوٹ گڈھ۔

سہارنپور کنونشن

تاریخ ۸ اپریل، لغایت ۱۲ اپریل ۱۹۲۶ء

مضمون۔ مسیح ہمارے روزانہ تجربہ میں

پیغمبران۔ ڈاکٹر رحیم صاحب چیرمین۔

ڈاکٹر اسٹینلی جونس صاحب۔ ڈاکٹر ٹیک۔ پادری لعبومل صاحب۔ پادری ٹھاکرداس صاحب۔

خاص امور غور طلب

(۱) صرف ۱۲ر میں پورے ایام کے لئے چارپائی روشنی۔ صفائی۔ رہایش کا انتظام ہوگا (۲) خوراک تازہ دستی کنونشن کے مقام پر ملسکیگی (۳) موجودہ سلیبیا کے تمدنی حالات کے بارہ میں روزانہ کانفرنس ہوگی۔ (۴) فریق بہ فریق تلاوت کلام ہر دوپہر کو ہوا کریگی۔

کن کن چیزوں کی ضرورت ہے

(۱) آپ کی ضرورت ہے (۲) آپ کی دعا کی ضرورت ہے (۳) آپ کے دوستوں کی ضرورت ہے۔

تاریخ کنونشن کو یاد رکھئے ۸ اپریل لغایت ۱۲ اپریل ۱۹۲۶ء

مفصل کیفیت پادری امرداس ایم۔ اے مشن دہلی سے دریافت کیجئے۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(۱) دمہ خشک ہو یا تر۔ نیا ہو یا پرانا نہایت مجرب اور شرطیہ دوا ہے۔ دو دن خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

(۲) ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی اور مجرب ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو قیمت ایک روپیہ (عہ) فی شیشی

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ یہ چوتھیہ بخار پہلے دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ر محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر ڈاکٹر اے۔ این اوجیدایہ خورجہ ضلع بلند شہر

مایوس و لاعلاج مریضوں کو مژدہ

ڈاکٹر ایچ۔ جے۔ لوربیر

بی۔ ایم۔ ڈی ڈی۔ انگیس سی بی ایچ۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ
وائی۔ ایم۔ بی۔ اے ایم ایچ۔ سی

ڈاکٹر ایچ۔ جے لوربیر کے نام سے کونسا خواندہ پنجابی اور ہندوستانی بے خبر ہے۔ آپ کا کارآکیور۔ سینک بام دنیا بھر میں مشہور دوائیں ہیں۔ آپ خود بھی عورت مرد کے ان کل امراض کے لئے تریاق کا حکم رکھتے ہیں جنکے علاج سے خود بیمار ناامید ہو چکے ہیں۔ آپ چند ماہ سے ۱۸ لارنس روڈ لاہور میں مقیم ہیں۔ آپ کا شفاخانہ دریاں لوہاری اور شاہ عالمی دروازہ سرکلر روڈ پر کھلا ہے۔ جہاں صبح کے دس بجے سے شام کے ایک بجے تک اور شام کے ۵ بجے سے ۷ بجے تک علاج کیا جاتا ہے آپ ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج ہو کر دیکھیں بفضل خدا شفا کا فوری انعام پائینگے۔ وقت کو غنیمت سمجھیں۔ ورنہ پچھتائینگے۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار تعلیم یافتہ خواتین انکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ خرچ طعام خوراک اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس بحساب سرکاری فیس ہے متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشائی عہ سے ماہانہ تک کر دکو ترل عہ سے عہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے اسٹاف صاحبان اعلیٰ اور تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ۔
ضلع گورداسپور۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش کیجئے۔

پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے منیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔